إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار
الفضل
قادیان

ترسیل زر معرفت بنام مینیجر الفضل ہو

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۲	مورخہ ۹ اگست ۱۹۲۷ء	شنبہ	مطابق ۱۰ صفر ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور نے ۵ اگست کے خطبہ جمعہ اس امر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ہندو مسلمانوں میں اب صلح کن شرائط پر ہو سکتی ہے۔ یہ خطبہ مفصل انشاء اللہ جلد شائع ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے تین سو روپیہ کی رقم احمدی خواتین کی طرف سے برادر سید دلاور شاہ صاحب ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک کے گھر ارسال فرما دی ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب اپنے لڑکے مفتی عبد السلام صاحب کی بیماری کی اطلاع پاکر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ احباب ان کے صاحبزادہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب لاہور سے تشریف لے آئے ہیں۔

مکتوب مکہ معظمہ

حج بیت اللہ ایمان افروز نظارے

(از مولوی عبد الرحیم صاحب نیر)

جدہ کی سڑک پر قریباً دس میل سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ اور آخر پہاڑیوں کا وہ سلسلہ نظر آتا ہے جن کے احاطہ کے اندر اصل وادی فاران اور اس میں بیت اللہ اور بلدہ مکہ واقع ہے۔ شہر کے تنگ اور اونٹوں کی شغدفوں سے لدی ہوئی قطاروں سے پُر بازاروں میں سے عاشقان زار دھکے کھاتے اور اپنے تیئں اونٹ اور اونٹ والوں کے رحم پر چھوڑتے۔ شوق کا قدم اٹھاتے ہوئے چلتے ہیں۔ گو جن لوگوں نے لنڈن۔ پیرس۔ قاہرہ۔ قسطنطنیہ۔ بٹاویہ۔ کیپ ٹاؤن۔ بمبئی اور بیروت دیکھا ہے ان کے نزدیک شہر مکہ کی بحیثیت بلدہ کوئی حیثیت نہیں۔ مگر جو اس وادی غیر ذی زرع کی تاریخ سے واقف ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی دعا سے آشنا ہیں۔ وہ اس شہر کے بازاروں میں ہر قسم کے میوہ اور ہر قسم کی اشیاء خوردنی و پوشیدنی کی موجودگی کو قبولیت دعا کا اثر اور نشان الٰہی تصور کرتے ہوئے اس مقدس رقبہ کے ایک دروازہ پر آ کھڑے ہوتے ہیں جو اس شہر کی عظمت کا باعث ہے۔ جس کے اندر سیاہ غلاف کے اندر لپٹا ہوا مکہ مبارکہ ہے۔ میری آنکھیں اب خواب اور تصور کی عمارت کو اصل صورت میں دیکھ رہی ہیں۔ اور میری امید ۲۵ سال کے بعد بر آئی ہے اور لبیک کے ساتھ میں نے شوق اور خوشی سے پڑھا ؎

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید

حجر اسود

بیت اللہ کو دیکھنے کی پہلی دُعا کرنے کے بعد باب سلام سے گذر کر اسلام کے گھر میں داخل ہو حاضری کی آواز دیتے ہوئے حرم شریف میں داخل ہو کر پتھر کی بنی ہوئی سڑک پر سے کمانیدار دروازہ میں سے گذر مقام ابراہیم کے پاس سے بیت اللہ کے اونچے دروازہ پر نظر محبت ڈالتے ہوئے حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ کے اشارہ اور عصا کے توسط سے اس تاریخی پتھر کا بوسہ لیا۔ اور ہمہ تصور نے تیرہ صدیوں کے میدانِ زمانہ کے اندر جولانی کر کے ہوائی بوسہ کا حقیقی لطف زندگی میں پہلی مرتبہ دلایا۔ دشمنانِ اسلام کے اعتراضات حضرت عمرؓ کا قول یاد کرتے ہوئے دُعا کی اور کہا "بسم اللہ اللہ اکبر اللھم ایماناً بک وتصدیقاً بکتابک ووفاءً بعھدک واتباعاً بسنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم" دعا جاری ہے آنکھیں دُور سے چاندی کے چوکھٹ کا کونہ دیکھ رہی ہیں۔ طاقت ور رقیب نجدی سپاہیوں کے بیت کی مار کھاتے ہوئے "جنت کے پتھر کو بوسہ دے رہے ہیں۔ تیر کی آنکھوں سے پانی آیا اور اُس نے کچھ یاد کر کے پڑھا ؎

آنکھوں کا میرے پانی بادِ صبا تو لے جا
اس گل کی جا کے دینا ہر ایک پنکھڑی کو

طواف قدوم

میں نے کوشش کی کہ "کونے کے پتھر" کی یاد میں "کونے کے پتھر" کو جو یادِ خلیل اللہ ہے بوسہ دوں۔ مگر یہ کوشش اس مرتبہ ہجوم عشاق کے باعث بر نہ آسکی۔ "بوسہ پھونکنے" پر عمل کر کے یعنی اشارہ کر کے ہاتھ چوم کر اضطباع کیا۔ اور کعبہ کے گرد گھومنے کا شوق عمل کی صورت میں آیا پہلے تین چکر وں میں رمل کیا۔ اور مسنون طریق پر سات چکر پورے کئے۔ خانہ کعبہ کے گرد پھرتے وقت بوڑھے۔ جوان۔ سفید۔ سیاہ۔ امیر۔ غریب۔ مرد و عورت۔ غرض ہر شرقی و غربی۔ عرب و عجم کو فرطِ محبت میں تسبیح و تحمید و دُعائیں کرتے و چلتے دیکھ کر جو لطف آیا اُس کا اظہار زبان سے ناممکن۔ وہ کیفیت دل سے تعلق رکھتی ہے۔

طواف کے بعد

طواف سے فارغ ہونے مقام ابراہیم پر نوافل پڑھنے اور اُس چشمہ زمزم سے جو خداوند تعالیٰ نے ہماری ماں ہاجرہ اور سیدنا اسمٰعیل کے توسط سے اپنے وعدوں کے مطابق دُنیا کو بطور انعام دیا۔ سیر ہو کر پانی پینے اور دُعائیں کرنے کے بعد باب صفا سے نکل کر جبل صفا کے دامن میں پہنچے۔ اور دُعا کر کے "مروہ" کا رُخ کیا۔ سیڑھیوں کے درمیان رمل کیا۔ اور مروہ کی سیڑھیوں پر چڑھ کر پھر دُعا کی۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے ان تصورات کے ساتھ کئے جو ہماری ماں ہاجرہ کے صبر۔ ایمان۔ تکلیف اور آخرش انعام کو یاد دلاتے تھے۔ اور اس طرح سعی ختم ہوئی۔ خدا احمدیوں کی سعی کو بھی قبول فرمائے کیونکہ وہ اسلام کے اسمٰعیل کو پیاسا دیکھ کر اماں ہاجرہ کا سا دل لے کر دُنیا کے غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ ریگستانی قلوب کو چشمۂ زمزم احمدیت سے سیراب کرنے کے متمنی ہیں۔

مبارک گلیاں

۴ جون سے ۷ جون تک خدا کے گھر کا نظارہ اور حرم کی سیر کی جس شہر میں دُنیا کا سب سے بڑا انسان پیدا ہوا۔ اُس کی موجودہ حالت کو دیکھا جن گلیوں میں سرورِ کائنات کے مبارک قدم پڑے اُن کی سیر کی۔ ہر ضروری چیز جس کے دیکھنے کی اجازت تھی دیکھی گئی۔ اور قبولیت دُعا کی جگہوں پر دُعائیں کی گئیں۔ اور اطمینان تھا کہ بے توجہ اکبر۔ اس لئے ۹ جون کو مکہ معظمہ سے روانگی ہوگی مگر بد قسمتی سے آخری وقت عصر کے بعد ۷ جون کو فیصلہ ہوا۔ کہ حج ۱۰ جون کی بجائے ۹ جون بروز جمعرات ہوگا۔ اور نہایت گڑبڑ کی حالت میں جلدی سے سواریوں کا انتظام کیا گیا۔ اور ۸ جون کو مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے۔

عرفات کا میدان

عرفات کا میدان مکہ مکرمہ سے ۱۲ میل ہے اور منا ۵ میل ہے۔ ۸ ذی الحجہ منا میں گذار کر ۹ تاریخ کو عرفات کے وسیع میدان میں خیمہ زن ہوئے۔ چونکہ اس مقام میں شام تک رہنے کا نام حج ہے اور اصل مقصد یہاں دُعائیں کرنا ہے اس لئے موقعہ کو غنیمت سمجھا گیا اور خوب دُعائیں کیں۔ اسلام۔ سلسلہ۔ اہل بیت حضرت خلیفۃ المسیح۔ کارکنان اور مبلغین اسلام اور اپنے دوستوں کے لئے دُعائیں کی گئیں۔ اور جن لوگوں نے خطوط لکھے تھے۔ وہ خط پڑھے گئے۔ اللہ قبول فرمائے۔

میدان عرفات کا نظارہ

عرفات کا میدان بہت وسیع ہے اور حج کے دن ۲½ لاکھ سے کم نفوس نہ تھے۔ نہر زبیدہ کے پانی اور بعض کنوئیں۔ پیاسی مخلوق کو حکومت کے انتظام سے پانی بہم پہنچا رہے تھے۔ یہ ایک ایسا شہر یا لشکر گاہ تھا کہ جس میں قریباً دُنیا کی سب زبانیں بولنے اور جاننے والے موجود تھے۔ بھولے ہوؤں کو اپنا ڈیرہ تلاش کرنے میں سہولت کے لئے بعض ملکوں کے لوگ اپنا خاص جھنڈا بلند کئے ہوئے تھے۔ "جبل رحمت" اور اُس کی چوٹی کا مینارہ دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ چل کر اس پہاڑی کو نزدیک سے دیکھیں اسے دیکھ کر واپس آ رہا تھا۔ کہ راستہ بھول گیا۔ عرب کی گرمی کا زور۔ دوپہر کا وقت۔ جون کا مہینہ۔ کئی گھنٹہ تک اپنے خیمہ کا پتہ نہ ملا۔ پولیس سے مدد لی گئی مگر لاحاصل۔ اس عالم پریشانی میں جان توڑ کر دُعائیں بھی کیں۔ آخرش فیصلہ کر لیا۔ کہ جبل رحمت پر چاروں طرف دیکھوں شائد خیموں کا پتہ مل جائے۔ پہاڑ پر چڑھ کر پھر دُعاؤں کی طرف طبیعت متوجہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ سے دستگیری چاہی۔ اور نیچے اُتر رہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالعزیز احمدی سندھی جو کامران سے ہمارے ساتھ آئے تھے۔ نیچے کھڑے مل گئے۔ اور فرمایا کہ رات مجھے رؤیا میں ارشاد ہوا تھا۔ کہ میں دوپہر کے وقت جبل رحمت پر جاؤں۔ اس تعمیل میں آیا تھا کہ آپ مل گئے۔

عرفات میں خیمہ بھولنا۔ اور بے زر ہونا۔ پھر پیدل اس ہجوم میں چلنا۔ اور دوسرے دن دھوپ میں منا پہنچنا وہ تصور ہیں جن کے عمل میں آنے سے بہت سے بندگانِ خدا نے داعی اجل کو لبیک کہا ہمارے سیالکوٹ کے احمدی بھائیوں میں سے بھی دو اسی طرح گم ہو گئے تھے۔ اُن میں سے ایک دوسرے دن منا میں اور ایک اللہ کے فضلوں کا مورد ہو کر مکہ میں آکر ملا۔ افسوس کہ ایک غریب بڑھیا کا جو گو احمدی نہ تھی۔ مگر احمدیوں کے ساتھ آئی تھی۔ کچھ پتہ نہیں چلا۔ وہ بھی عرفات میں گم ہو گئی تھی۔

عرفات سے واپسی

عرفات میں غم کے بعد راحت اور دُعاؤں کے موقع پانے اور مزدلفہ میں رات گذارنے۔ اور ۱۰ تاریخ کو منا پہنچنے "جمرہ عقبہ" پر کنکر مارنے۔ قربانی کرنے۔ حجامت کرانے۔ احرام کھولنے۔ ایام تشریق میں منا کے اندر قیام کرنے اور باقی دونوں جمروں پر کنکر مارنے (جمرہ اولیٰ ہمارے بالاخانہ کے عین سامنے تھا) کے بعد مکہ مکرمہ واپس آگئے۔ طواف زیارت کیا۔ اور اللہ کے فضل سے الحاج بن گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اور تمام احمدیوں نے اپنے امیر حضرت حاجی ابوبکر یوسف کی معرفت حضرت امام کے نام تار دے دیا۔

ضروری التماس

مکہ معظمہ میں جو کچھ دیکھا۔ عرفات و منا میں جن امور کا مشاہدہ کیا۔ موجودہ حکومت کے کارکنوں کے عمل اور ملاقات کے بعد خیالات "موتمر اسلامی" کے عدم انعقاد پر گفتگو۔ ملک و ولیعہد اور وزراء سے ملاقاتوں اور اُس کے بعد رائے کا قائم کرنا۔ یہ ایسے امور ہیں۔ جن کا ایک رپورٹ کی صورت میں آنا ضروری ہے۔ جلدی سے ہر رائے کا اظہار نتیجہ خیز اور مفید نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوست انتظار کریں حالات حجاز پر احمدیہ وفد کی تحقیقات غیر جانبدارانہ اور صحیح حالات کا اظہار اور اسلام کے لئے مفید رائے اور مشورہ ہوگا۔

مقدمہ ورتمان میں عدالت عالیہ کا فیصلہ

لاہور ۶ راگست آج صبح لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس براڈوے۔ اور مسٹر جسٹس سکیمپ نے رسالہ ورتمان کے ایڈیٹر گیان چند۔ اور مضمون نگار دیوی شرن شرما کو سزا دے دی۔ فاضل ججان نے دیوی شرن کو ایک سال قید با مشقت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ماہ قید با مشقت کی مزید سزا۔ گیان چند ایڈیٹر کو چھ ماہ قید سخت اور دو سو روپے جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۳ ماہ قید سخت۔ ہر دو ججان نے فیصلے سے اتفاق کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۹ر اگست ۱۹۲۷ء

دشمنانِ اسلام کیونکر مغلوب ہو سکتے ہیں

آریہ سماج احمدیہ جماعت سے کیوں لرزاں ہے

"الفضل" کے گزشتہ پرچہ میں احباب کرام مشہور آریہ اخبار "تیج" کا وہ مضمون ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جو ایک ایسے شخص کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جو "تیج" کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل ہے اس مضمون کے مطالعہ سے جہاں اس خوف وحراس کا پتہ لگتا ہے جو آریہ سماج کو اس قدر سازوسامان رکھنے۔ اس قدر مالدار قوم ہونے۔ اور اتنی کثیر التعداد سمجھے جانے کے باوجود جماعت احمدیہ کی سی قلیل۔ غریب اور ظاہری اسباب سے تہی دست جماعت کا اس پر طاری ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے اپنے پیرووں کے لئے جو ہدایات اور قوانین مقرر کئے ہیں۔ ان پر اگر پورے طور پر عمل کرنے والی جماعت دنیا میں موجود ہو۔ تو وہ اپنی قلت اور بے سروسامانی کے باوجود آج بھی اسلام کے بڑے سے بڑے اور کثیر التعداد دشمنوں پر اسی طرح بھاری ہے۔ جس طرح ابتدائے اسلام میں تھی۔ اور آج بھی اسلام کے مخالف اس کے نام سے اسی طرح تھرا اٹھتے ہیں۔ جس طرح صحابہ کرام کے وقت تھراتے اور کانپتے تھے۔

کون نہیں جانتا۔ اس وقت ہندوستان میں اسلام کا سب سے بڑا دشمن آریہ سماج ہے جو ہر ناجائز سے ناجائز طریق اور شرمناک سے شرمناک ڈھنگ سے اسلام کے خلاف منصوبہ بازیاں اور فتنہ انگیزیاں کر رہا ہے۔ جسے اپنے مال و دولت پر گھمنڈ ہے۔ اور اتنا بڑا گھمنڈ ہے کہ اس وجہ سے مسلمانوں کی وہ کچھ ہستی ہی نہیں سمجھتا۔ پھر تعداد کے لحاظ سے بھی وہ بہت زیادہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ ان تمام باتوں میں کسی لحاظ سے بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن آریہ سماج کو جس قدر خوف اور ڈر قلیل التعداد اور غریب جماعت احمدیہ کا ہے اس قدر دنیا کے تمام دیگر کئی کروڑ مسلمانوں کا بھی نہیں ہے

یہی وجہ ہے کہ اخبار "تیج" نے جس قسم کے الفاظ میں جماعت احمدیہ کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ پہلی بار نہیں۔ آریہ اس سے قبل بھی اس رنگ میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں ایسے الفاظ انہوں نے کبھی عام مسلمانوں کے متعلق استعمال نہیں کئے۔ اور کبھی انہوں نے دوسرے مسلمانوں کے متعلق اپنے خوف وحراس کا اس طرح اظہار نہیں کیا۔ کیوں محض اس لئے کہ وہ جانتے ہیں ان مسلمانوں میں کوئی تنظیم نہیں۔ کوئی اتحاد نہیں۔ کوئی کام کرنے کی جرائت نہیں۔ کسی مدعا کے حصول کا حوصلہ نہیں۔ اور مختصر یہ کہ اسلام کے ساتھ وہ تعلق اور واسطہ نہیں جو مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کا ضامن ہے اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ پختہ وعدہ کلام مجید میں موجود ہے۔ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔ تم ہی دنیا میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں پر غالب رہو گے۔ بشرطیکہ تم مومن ہو۔

خدائے قادر و توانا کا یہ وعدہ آج سے تیرہ سو سال قبل ہی پورا نہیں ہوا۔ بلکہ آج بھی اپنی صداقت کی جھلک جماعت احمدیہ کے ذریعہ دکھا رہا ہے اور اس کا اقرار اسلام کے بدترین دشمن خود اپنے مونہوں سے کر رہے ہیں۔

اب نہایت ہی افسوس اور رنج کا مقام ہو گا۔ کہ وہ چیز جو دشمنانِ اسلام کو اپنی ناکامی اور نامرادی کی جماعت احمدیہ میں نظر آ رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ اسے "ہندوؤں کے لئے سب سے بڑا خطرہ"۔ "ہندو دھرم کا سب سے خوفناک دشمن" "ایک خوفناک آتش فشاں پہاڑ" اور "خوفناک جماعت" وغیرہ کہہ رہے ہیں۔ وہ ان لوگوں کو نظر نہ آئے۔ جو مسلمان کہلاتے۔ اسلام کی حمایت اور حفاظت کا دعویٰ کرتے اور اسلام کو اس کے تمام دشمنوں پر غالب دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ فی الواقعہ جماعت احمدیہ گمراہی اور ضلالت کے

ہر تودہ کیلئے آتش فشاں پہاڑ ہے اور وہ تودے خواہ کس قدر ہی مضبوط نظر آتے ہوں اور کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں۔ ایک وقت آئیگا۔ اور یقیناً آئیگا جبکہ ریزہ ریزہ ہو کر اڑ جائینگے جس طرح آتش فشاں پہاڑ کو ابلنے سے کوئی انسانی طاقت روک نہیں سکتی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے رستہ میں بھی کوئی چیز ٹھہر نہ سکے گی۔ اور انشاء اللہ اسلام کو پہلے سے بھی زیادہ عروج پہلے سے بھی زیادہ شوکت پہلے سے بھی زیادہ وسعت حاصل ہو گی۔ مگر ہر ایک مسلمان کہلانیوالے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہونے کا دعویٰ رکھنے والے کیلئے اتنا تو سوچنا ضروری ہے کہ اس نے اسلام کی اشاعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کیلئے کیا کیا۔ اور وہ کیوں ابھی تک اس حزب اللہ سے علیحدہ ہے جس کے متعلق آریوں جیسی دشمن اسلام قوم کا یہ اقرار ہے کہ "اس جماعت کے وجود کا سب سے بڑا مقصد ہی تبلیغ ہے۔ یہ جماعت اپنے جنم دن سے اب تک نہایت کارگر تدبیریں اور سرگرم کوششیں کر رہی ہے"۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہا گیا ہے

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے"۔

وہ کونسا مسلمان ہو گا۔ جسے اسلام سے محبت نہ ہو۔ جو اسلام کی ترقی کا دل سے خواہاں نہ ہو۔ جو خدمت اسلام کرنا اپنے لئے باعث فخر نہ سمجھتا ہو۔ جو دشمنانِ اسلام کو مغلوب کرنیکا متمنی نہ ہو۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جبتک مسلمان ایک سچے اور حقیقی رہنما کی اطاعت اختیار نہ کریں اور اسکے احکام کی تعمیل اپنا فرض اولین نہ سمجھیں۔ خدا کے فضل سے چونکہ یہ بات جماعت احمدیہ کو حاصل ہے اور تمام روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے اس لئے دشمنانِ اسلام کے متعلق اسی کی تدبیریں سب سے بڑھ کر کارگر ہو رہی اور انکی تباہی اور اسلام کی سرسبزی کا باعث بن رہی ہیں۔ جس کا اعتراف خود دشمن کر رہے ہیں۔

پس جبکہ چھوٹی سی جماعت احمدیہ ایک امام کی اطاعت اور اسکی رہنمائی میں دشمنانِ اسلام کیلئے اسقدر خوف و حراس کا موجب ہو رہی ہے اور انہیں اپنی ناکامی صاف طور پر اسکے وجود میں نظر آ رہی ہے۔ تو اگر سارے مسلمان اس سلک میں منسلک ہو جائیں۔ اور دشمن کے مقابلہ میں انکی ایک آواز ہو۔ اس وقت مخالفین اسلام کی جو حالت ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔ کیا ہم اسلام کا درد رکھنے والوں سے امید رکھیں۔ کہ وہ اسلام کی اشاعت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی خاطر آریوں کو وہی نظارہ دکھا دیں کہ جو آریوں کے لئے "سب سے بڑا خطرہ" ہے۔ اور جسے وہ "ہندو دھرم کا سب سے خوفناک دشمن" سمجھتے ہیں۔ مگر دراصل وہ انکے لئے سب سے بڑا نجات کا ذریعہ اور سب سے بڑھ کر خیر خواہ ہے۔

کیا لاٹھی رکھنا جرم ہے

موجودہ اندیشناک حالات میں مسلمانوں کو اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے کم از کم لاٹھی رکھنے کی تاکید سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے فرمائی۔ اگرچہ مسلمانوں نے ابھی تک اس نہایت ضروری امر کی طرف اس طرح توجہ نہیں کی جس کا یہ مستحق ہے۔ لیکن کئی مقامات کے مسلمان ہاتھوں میں لاٹھیاں رکھنے لگ گئے ہیں۔ اور جس طرح مسلمانوں کی ہر بات آریوں کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ان کے لئے باعث شور و شر بن رہی ہے۔ چنانچہ امرت کے متعلق اخبار ملاپ میں شائع ہوا ہے "شر انگیز تقریروں کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ اب یہاں کے مسلمان لاٹھیاں وغیرہ لئے پھرتے ہیں"

اگر سکھوں کا دو دو فٹ لمبی کرپانیں رکھنا ہندوؤں کے لئے باعث تشویش نہیں۔ تو مسلمانوں کی لاٹھیاں انہیں "شر انگیز تقریروں کا نتیجہ" کیوں نظر آتی ہیں۔ کیا ان کے نزدیک مسلمانوں کا ہاتھوں میں لاٹھیاں رکھنا بھی جرم ہے۔ اگر آریہ یہی سمجھتے ہیں۔ تو انہیں لالہ بود مراج وکیل ملتان کے ذریعہ جنہوں نے ملتان کے تازہ فسادات میں نہتے مسلمانوں میں خوف و ہراس پیدا کرنے کے لئے بندوق چلا کر اپنی شجاعت کا ثبوت دیا تھا۔ کونسل میں تحریک کرانی چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے لئے لاٹھی رکھنا بھی ممنوع قرار دیا جائے۔

چند دن میں مسلمانوں کی تجارت میں ترقی

مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دلانے کا اس تھوڑے سے عرصہ میں جو نتیجہ نکلا ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جن شہروں میں مسلمانوں کی کوئی شاذ و نادر ہی دوکان نظر آتی تھی۔ اب وہاں ہر قسم کی دوکانیں موجود ہیں۔ دہلی کے متعلق ایک معزز مسلمان تحریر فرماتے ہیں

شادی کا سامان خریدنے کے لئے ساڑھے پانچ سال کے بعد دہلی آنے کا اتفاق ہوا۔ برتن خریدنے چاندنی بازار گیا۔ اکثر دوکانداروں سے نرخ دریافت کیا۔ تو مسلمانوں کی بکثرت دوکانیں دیکھیں۔ سب قسم کا مال نرخ بازار پر پایا۔ کپڑا لینا تھا۔ چاندنی چوک میں تھوک فروش مسلمان جو ولایت سے سیدھا منگواتے ہیں۔ ان کی دوکانیں ہیں۔ خوردہ فروشوں کی بھی دوکانیں ہیں جسب مرضی کپڑا خریدا۔ زعفران وغیرہ کی کھاری باؤلی میں مسلمانوں کی کئی دوکانیں ہیں۔ چینی کی دوکانیں بمبئی کے سیٹھ مسلمان تھوک فروش کے یہاں ہیں۔ یہاں سے چینی خریدی گئی۔ مربہ گھی مسلمان کی دوکان سے لیا۔ دو زیور بنوانے تھے۔ حال میں پنجاب کے ایک مسلمان نے سونے کی دوکان کھولی ہے۔ سونا وہاں سے خریدا۔ اور چیز بنوانے کے واسطے مسلمان سنار کو تجویز کیا۔ اب گوٹہ زری کا سوال رہا۔ خدا کا شکر ہے۔ اس کی بھی ایک دوکان بازار فتح پوری مقابل مرکنٹائل بنک حال میں کھلی ہے۔ یہی عمارت کی لکڑی۔ عمارت کا پتھر۔ چونہ۔ اینٹ۔ لوہا۔ سیمنٹ روغن لکڑی۔ یہ سب چیزیں بھی مسلمان فروخت کرتے ہیں۔

بازار اور گلی کوچوں میں دیکھا گیا۔ کہ ہر جگہ مسلمان دودھ والے۔ حلوائی۔ بنیئے۔ پنساری وغیرہ موجود ہیں۔ یہاں ہر قسم کی تازہ مٹھائی ملتی ہے۔ غرض ہر قسم کی خوردنی چیزیں سب ہی مسلمان فروخت کرتے ہیں۔ اور خوانچہ والے قلفی بیچنے والے۔ برف والے۔ کباب والے۔ دہی بڑے والے سب طرف پھیری پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ جو سب مسلمان ہیں۔ اور خوش معلوم ہوتے ہیں۔ برف دو پیسے فی سیر بک رہی ہے جو امسال برف اس قدر ارزاں فروخت ہو رہی ہے۔ اس کی یہ وجہ سنی گئی ہے۔ کہ رحمن فیکٹری جاری ہو گئی ہے جس کے مالک نے ۱۲ آنہ من نرخ کر دیا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تین روپیہ فی من ہمیشہ فروخت ہوتی رہی ہے۔ خاصکر رمضان شریف میں تو اس قدر تکلیف ہوتی تھی۔ کہ بیان سے باہر ہے۔

ایک محلہ میں ایک دودھ والے سے دریافت کیا۔ کہ کیا حال ہے۔ کہا خدا کا شکر ہے۔ دو من دودھ دہی خدا آسانی سے بکوا دیتا ہے۔ اور ۱۵۰ روپیہ ماہوار مل جاتے ہیں۔ ۲۵ روپیہ کرایہ دوکان کا دیتا ہوں۔ اور ۱۲۵ روپیہ میں اپنے بال بچوں کا بڑے آرام سے گذارہ کرتا ہوں۔ ایک چنے والے سے دریافت کیا گیا۔ اس نے بھی خدا کا شکر کر کے کہا۔ کہ صبح چنے اور شام کو دہی بڑے بیچتا ہوں۔ خدا بڑے آرام سے کبھی ایک روپیہ کبھی سوا روپیہ دے دیتا ہے۔ اور بچوں کا گذارہ کرا دیتا ہے۔

اس قسم کی دوکانیں اور پھیری والے ہزاروں کی تعداد میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس مرتبہ دہلی میں آکر خوشی ہوئی۔ کہ غریب مسلمانوں کو بھی تجارت کا شوق ہوا۔ آج یہ ایک معمولی دوکاندار ہیں۔ کل انشاء اللہ انہی میں سے بڑے بڑے تھوک فروش اور کوٹھیوں والے بن جائیں گے۔

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ چند ہی دنوں میں صرف دہلی کے شہر میں کس قدر بے کار مسلمان کاروبار میں لگ گئے۔ اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں۔ دیگر مقامات پر بھی اسی طرح بہت سے مسلمان کاروبار کر رہے ہونگے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ روز بروز قدم مضبوط کیا جائے۔ اور ہر پہلو میں ترقی کرنے کی کوشش کی جائے۔ جو اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ مسلمان ہر قسم کی اشیاء مسلمان دوکانداروں سے خریدنا اپنا فرض سمجھیں۔ اور مسلمان دوکاندار مال عمدہ اور ارزاں فروخت کرنے میں اپنی ساری محنت اور کوشش صرف کر دیں۔

آریہ اخبارات کے دل آزار کارٹون

لاہور کے آریہ اخبارات نے مسلمانوں کی دل آزاری کا اب یہ نیا ڈھنگ اختیار کیا ہے کہ کارٹونوں کے ذریعہ سخت سے سخت دل آزار نظارے پیش کرتے ہیں۔ اور ان کی تشریح میں نہایت تکلیف دہ فقرات لکھتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے ۷ جولائی کا "ملاپ" ہے جس میں مسلمانوں کو چھیڑنے والے متعدد کارٹون شائع کئے گئے ہیں۔ مثلاً ایک مسلمان لیڈر کو نہایت مکروہ شکل میں کرسی پر بٹھا کر اس کے منہ میں بھیگی ٹھونس رکھی ہے۔ اور نیچے لکھا ہے "اگر فیصلہ ہائی کورٹ کے متعلق خاموش رہتا ہوں تو ہندو چپ رہنے نہیں دیتے۔ اور اگر سچائی کا اظہار کرتا ہوں۔ تو لیڈری کھونے کا اندیشہ ہے۔ اور ساتھ ہی کفر کا فتویٰ حاضر ہے" ایک دوسرا کارٹون دو ایسے مرغوں کی شکل میں بنایا ہے۔ جن کے سر انسانوں کے سے ہیں۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کی گردن میں اپنی گردن ڈالی ہوئی ہے۔ اس طرح مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار اور سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست کی مصالحت کا مضحکہ اڑایا گیا ہے۔ اسیطرح دو اور کارٹونوں میں مسلمانوں کو نہایت کریہہ شکلوں میں پیش کیا گیا ہے اور ان کا نام مذہبی دیوانہ رکھا گیا ہے۔ سب سے زیادہ دلآزار کارٹون وہ ہے جس میں ایک انگریز ایک ہندو کو گھونسہ دکھا رہا ہے اور مسلمان خوشی منا رہا ہے۔ اس پر مسلمان کے متعلق انگریز کے یہ الفاظ لکھے ہیں "وہ میری چاہتی بیوی میں سے ہے" مسلمانوں کے متعلق یہ ناپاک فقرہ استعمال کر کے "ملاپ" نے جہاں اپنے خبث باطن کا ثبوت دیا ہے وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ "ملاپ" نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ تمام ہندوؤں کو انگریزوں کے بیٹے سمجھتا ہے۔ اور وہ بھی حتکم بیویوں کے۔ انگریزوں سے یہ نسبت "ملاپ" کے نزدیک قابل فخر ہے۔ تو اسے مبارک ہو۔ لیکن مسلمان اپنے متعلق ایسے الفاظ کو

ولایت میں اسلامی مفاد کے لئے جدوجہد

ولایت میں ہندوؤں کی اس ناپاک روش کے متعلق جو انہوں نے ان دنوں مسلمانوں کی تکلیف دہی کیلئے اختیار کر رکھی ہے۔ جو کوشش مولانا عبدالرحیم صاحب ایم۔ اے۔ درد امام مسجد احمدیہ لنڈن اور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت کر رہے ہیں۔ اسکا ذکر کرتا ہوا اخبار [illegible] لکھتا ہے "لاہوری احمدیہ انجمن کے ارکان کی مساعی جمیلہ اس بارہ میں لائق تبریک ہیں اور ہمیں امید ہے کہ یہ مساعی اسوقت تک جاری رہیں گی۔ جبتک کہ وہ مدعا حاصل نہ ہو جائے" اس کے متعلق ہم صرف اس غلط فہمی کا ازالہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ولایت میں جو کچھ کیا جا رہا ہے اس سے لاہوری احمدیہ انجمن کے ارکان کو کوئی تعلق نہیں ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے احکام کے ماتحت جماعت قادیان کے مبلغ کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسی کام میں مصروف رہیں گے جبتک کوئی نتیجہ رونما نہ ہو جائے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ روز بروز ان کی مساعی زیادہ موثر اور کارگر ہوتی جائیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حامی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

توکّل علی اللہ کا صحیح مفہوم

مسلمانوں کو اپنی ترقّی کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ایک مومن اور غیر مومن میں سب سے بڑا فرق یہی ہوا کرتا ہے۔ کہ مومن اپنے کاموں کی بنیاد اپنے سے ایک بالا ہستی کے احکام پر رکھتا ہے۔ اور غیر مومن اپنے ایمان کی کمزوری یا فقدان کی وجہ سے علیٰ حسب مراتب اپنے کاموں کی بنیاد

اپنے سے بالا ہستی

پر کمزور طور پر یا بالکل ہی نہیں رکھتا۔ پس درحقیقت جب کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے۔ تو اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کے کام دنیا میں محض اس کی عقل اس کی تدبیر اور اس کی کوشش سے وابستہ نہیں۔ ان کا دخل اور واسطہ ایک اور ہستی سے ہے جو سب مخلوق کو پیدا کرنے والی۔ اور انکے سب کاموں کی نگران ہے۔ لیکن اگر باوجود اس دعویٰ کے مومن کے اعمال سے یہ بات ثابت نہ ہو۔ تو اس کا

مومن ہونے کا دعوےٰ

محض ایک دھوکہ اور فریب ہوگا۔ اگر ایک مومن اور غیر مومن کے کاموں میں فرق نہو۔ جس طرح ایک دہریہ کے اعمال اس کی اپنی خواہشات۔ اپنی عقل۔ اور اپنی تدبیر پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر ایک مومن کہلانیوالے کی خواہشات اور اس کے جذبات اس کے کام اسکی اپنی عقل۔ اپنی تدبیر اور اپنی کوشش پر مبنی ہوں۔ تو دونوں میں کوئی فرق نظر نہیں آئیگا۔ اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس شخص کے ایمان نے دوسرے کے کفر کی نسبت اس میں کوئی تبدیلی پیدا کی ہے۔ اور جس ایمان نے کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی اسے کسی نے کرنا کیا ہے۔ وہ بالکل

بے حقیقت اور بے قیمت چیز

ہے۔ وہ نہ اس کو نفع دے سکتا ہے نہ دوسروں کو۔ جب ایک شخص ایمان لاتا اور مومن کہلاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے اندر ان لوگوں کے مقابلہ میں تغیر پیدا کرے جو مومن نہیں کہلاتے کیونکہ جب تک اس کا ایمان اس میں تغیر نہیں پیدا کرتا۔ ایمان نہیں کہلا سکتا۔ اور کچھ قدر و قیمت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے

مسلمانوں کے لئے ایک گُر

بتایا ہے۔ اور انکو کامیابیوں کے لئے ایک راز سے آگاہ کیا ہے۔ اور ہر مسلمان کو توجہ دلائی ہے کہ اس گر پر عمل کرے۔ وہ گر کیا ہے؟ وہ

توکّل علی اللہ

ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر وہ بندہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اس کا فرض ہے کہ مجھ پر توکّل کرے اسکی تمام دینی اور دنیوی کامیابیوں کا راز اسی میں ہے۔

توکّل کے معنی

عربی میں کسی کام کو پورے طور پر لینے اور کسی کام کو پورے طور پر کسی کے سپرد کر دینے کے ہیں۔ ان معنوں کی وجہ سے مسلمانوں میں بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ توکّل کے معنی یہ ہیں کہ انسان خود کام چھوڑ کر بیٹھ جائے۔ کچھ محنت اور کوشش نہ کرے۔ اور یہ سمجھ لے کہ خدا خود بخود سب کچھ کر دیگا چنانچہ مسلمان سمجھتے ہیں

خدا پر توکّل کرنے والا

وہی ہوتا ہے۔ جو ہر قسم کی محنت۔ سعی اور کوشش سے آزاد ہو جائے۔ اگر کوئی محنت اور کوشش کرتا ہے تو وہ خدا پر توکّل نہیں کرتا۔ اس خیال کی وجہ سے مسلمانوں میں عام طور پر سستی اور لاپرواہی پیدا ہو گئی ہے اور وہ اس حد تک غفلت برتنے لگ گئے ہیں۔ کہ ان کے تمام کاموں میں غفلت اور سستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ان کا زمینداره لو تب۔ تجارت لو تب۔ پیشوں کو لو تب۔ ان سب میں

دوسری قوموں کے مقابلہ میں

بے حد سست نظر آتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارے کے سارے مسلمان تھک کر چُور ہو چکے اور زندگی سے بیزار بیٹھے ہیں۔ اگر توکّل کا یہی نقشہ نظر آئے۔ اور وہ توکّل جس کا حکم خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کو دیا ہے۔ اس کا یہی نتیجہ ہو کہ دنیا میں غافلوں۔ سستوں اور نکموں کی ایک جماعت پیدا ہو جائے۔ جس کے چہروں سے ظاہر ہو کہ زندگی سے تنگ آئے ہوئے ہیں اور مرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ اگر اٹھیں تو ایسا معلوم ہو۔ کہ ساری دنیا کا بوجھ ان کے اوپر رکھ دیا گیا ہے۔ اور اگر بیٹھیں تو یوں معلوم ہو کہ آسمان سے دھکے دے کر انہیں گرایا گیا ہے۔ وہ اگر کام کریں۔ تو یوں معلوم ہو۔ کہ ان کے ہاتھ کئی کئی من کے بوجھل ہیں۔ وہ اگر بات کریں۔ تو یوں معلوم ہو کہ رو رہے ہیں۔ وہ اگر آنکھ کھولیں تو یوں نظر آئے کہ نیند کے غلبہ سے مدہوش ہیں۔ اگر یہی

توکّل کا نتیجہ

ہے تو ہم کہیں گے۔ خدا تعالیٰ نے قیامت کو جلد لانے کے لئے توکّل کا حکم دیا ہے۔ تاکہ اس طرح لوگ جلدی تباہ و برباد ہو جائیں۔ لیکن کیا کوئی عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی قوم کی ترقی کے لئے وہ حکم دے جو اس کی تباہی کا باعث ہو۔ کیا خدا تعالیٰ کو اپنا منشا پورا کرنے کے لئے (نعوذ باللہ) دھوکوں اور فریبوں کی ضرورت ہے۔ یوں تو وہ دنیا پر قیامت نہیں لا سکتا تھا۔ اس نے کہا چلو توکّل کا حکم دو۔ جب لوگ اس پر عمل کریں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے مگر مسلمانوں کی یہ حالت توکّل کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ

اُمید کے فقدان کا نتیجہ

ہے۔ جب کسی قوم کے دل سے امید مٹ جاتی ہے تو وہ ہر کام اور ہر فعل میں سست اور غافل ہو جاتی ہے۔ ورنہ توکّل کے ذریعہ تو امید پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں ایک ایسی ہستی جو ہمارے تمام کام کر سکتی ہے اس کے سپرد ہم نے اپنے کام کر دئے ہیں۔ اب بتاؤ جس کا کام کسی بڑے با اثر اور بارسوخ انسان

کے سپرد ہو جائے۔ وہ خوش ہوا کرتا ہے۔ یا رونا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً کسی پر مقدمہ ہو۔ اور وہ اپنے مقدمہ میں سب سے بڑا اور مشہور وکیل کر لینے میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس کے چہرہ پر

خوشی اور بشاشت کے آثار

نمایاں ہونگے۔ یا مُردنی چھا جائے گی۔ گو ضروری نہیں۔ کہ اعلےٰ درجہ کا وکیل کر لینے کی وجہ سے اسے مقدمہ میں ضرور کامیابی حاصل ہو جائے۔ کیونکہ اعلےٰ سے اعلےٰ وکیل بھی مقدمے ہار جاتے ہیں۔ مگر کسی قابل وکیل کی خدمات کا حاصل ہو جانا ہی بڑی خوشی اور اطمینان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور ایسا شخص خوش اور بشاش نظر آتا ہے۔ یا مثلاً کسی کے گھر ایسا مریض پڑا ہو۔ جس پر

نا امیدی اور مایوسی

چھائی ہوئی ہو۔

وہاں ملک کا بہترین ڈاکٹر

آ جائے۔ اور مریض کے لواحقین اس کی خدمات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس مریض کو خوشی ہوگی۔ یا وہ غم میں ڈوب جائیگا۔ یقیناً اس کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہونگے۔ یہ پتہ نہیں۔ کہ مریض اس کے علاج سے اچھا ہو۔ یا نہ ہو۔ مگر یہ خیال کر کہ کامیاب ڈاکٹر اس کا علاج کرے گا۔ ابھی سے اس کے چہرہ پر بشاشت آ جائے گی۔ ہم نے تو دیکھا ہے۔ اگر مرتے ہوئے مریض کے پاس بھی اعلےٰ درجہ کا طبیب آ جائے۔ تو اس کے چہرہ پر رونق آ جاتی ہے۔ اور اس کے لواحقین بڑے تپاک سے ایسے ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ پس ایک مرتے ہوئے مریض کو لائق ڈاکٹر کے سپرد کرنے پر اور ایک شکست کھا جانے والے مقدمہ کے لئے اعلےٰ درجہ کے وکیل کی خدمات حاصل ہو جانے پر انسان خوش ہوا کرتا ہے۔ یا اس کے چہرہ پر مایوسی دوڑ جاتی ہے۔ اگر خوش ہوا کرتا ہے۔ تو پھر کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایک خدا جس میں سب طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ جو انسان کی ہر تکلیف کو دور کر سکتا ہے۔ جو ہر مصیبت کے وقت کام آ سکتا ہے۔ اس کے سپرد ہم اپنے کام کریں۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ ہمارے چہروں پر مردنی چھا جائے۔ اور ہم نا امید اور مایوس ہو کر بیٹھ جائیں۔

یہ بالکل ناممکن ہے

اگر واقعہ میں توکل کے معنی اپنے ہر ایک کام کو خدا تعالےٰ کے سپرد کرنا ہے۔ اور واقعہ میں ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا ہے اور اس کے سپرد ہم نے کام کر دیا ہے۔ تو یقیناً ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے چہروں پر بشاشت جھلکنی چاہیئے۔ اگر اچھا ڈاکٹر مل جانے پر اور اعلےٰ وکیل کی خدمات حاصل ہو جانے پر لوگ خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بڑے سے بڑا وکیل بھی یہ یقین نہیں دلا سکتا۔ کہ اس کے ذریعہ ضرور مقدمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اور کوئی مشہور سے مشہور ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ مریض کو ضرور اچھا کر دے گا۔ لیکن جب اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کیا جائے۔ تو بجائے خوشی کے آثار کے اور چستی کی نمود کے چہروں سے اداسی اور مردنی ٹپک رہی ہو۔ ہم سُست اور غافل ہو جائیں۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ

ہم نے توکل پر عمل کیا

پس وہ توکل نہیں ہوتا جس کے نتیجہ میں مردنی اور مایوسی پیدا ہوتی ہے۔ توکل امید پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم نے اپنا کام سب سے اعلےٰ اور سب سے طاقتور ہستی کے سپرد کر دیا۔ مگر

مسلمانوں کی موجودہ حالت

دیکھو۔ اور پھر اندازہ لگاؤ۔ کہ کیا واقعہ میں انہوں نے خدا تعالیٰ پر توکل کیا ہوا ہے۔ میں توکل کے معنی آگے بیان کروں گا۔ یہاں میں یہ کہتا ہوں۔ کہ جسے توکل کہا اور سمجھا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ دیکھو۔ اس کے نتیجہ میں تو اُمنگ۔ چستی اور بشاشت پیدا ہونی چاہیئے۔ نہ کہ نا امیدی۔ سُستی اور مُردنی۔ دیکھو ایسے وقت جبکہ ایک فوج ہار رہی ہو۔ ایک بڑا

کامیاب جرنیل

وہاں پہنچ جائے جس کے سپرد فوج کی کمان کر کے کہا جائے لیجئے اب آپ مقابلہ کریں۔ تو اُس وقت وہ فوج سُست ہو جائیگی یا چُست۔ یا مثلاً ایک جگہ مباحثہ ہو رہا ہو۔ اور ایک فریق کا مناظر ہار رہا ہو۔ کہ اس کی امداد کے لئے

ایک زبردست مناظر

وہاں پہنچ جائے۔ اور خود مناظرہ کرنا شروع کر دے۔ تو کیا اس وقت وہ لوگ سُست پڑ جائیں گے۔ یا ان میں چستی آ جائے گی۔ اگر واقعہ میں مسلمان

خدا تعالیٰ پر توکل

کرتے ہوتے۔ تو ان کے ہر کام ہر فعل اور ہر پیشہ میں چُستی چالاکی پائی جاتی۔ مگر اس کی بجائے ہر پیشہ میں سستی نظر آتی ہے۔ اور ان کے چاروں طرف ناکامی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

میں نے پچھلے دنوں

مسلمانوں کی ہمدردی

اور ان کی بہتری کے لئے ایک اعلان شائع کیا تھا۔ ہماری جماعت جتنی غریب اور جیسی قلیل ہے۔ اُسے اکثر لوگ جانتے ہیں۔ گو بعض نہیں بھی جانتے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ بڑی مالدار جماعت ہے میں نے اعلان کیا تھا کہ مسلمانوں کو ملازمتوں اور دوسرے کاروبار میں جو دقتیں ہوں۔ ان سے اطلاع دیں۔ تا جہاں تک ہم سے ہو سکے۔ ہم ان کی مدد کریں۔ یا جو دوسرے مسلمان دور کر سکیں۔ ان سے دور کرائیں۔ اس پر ان دو مہینوں میں قریباً قریباً

دو لاکھ روپیہ کی درخواستیں

میرے پاس آ چکی ہیں۔ جو لوگوں نے بھیجی ہیں۔ اور وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے اتنے روپیہ کا انتظام کر دیں۔ اگرچہ میں نے اعلان میں صاف طور پر لکھ دیا تھا۔ کہ ہم کس قسم کی مدد کرینگے۔ مگر باوجود اس کے

مسلمانوں کے افلاس کی حالت

اس درجہ دردناک ہے۔ کہ دو لاکھ کے قریب روپیہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان کس حد تک گر چکے ہیں۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ توکل ان میں نہیں ہے۔ بیسیوں جگہ سے درخواستیں آ رہی ہیں۔ کہ مسلمان دوکانداروں کی ضرورت ہے۔ ایک علاقہ میں

پانچ سو دوکانوں کی ضرورت

ہے۔ مگر وہاں کے لئے مسلمان دوکاندار ملتے نہیں۔ اپنی جماعت کے لوگ نہیں۔ شیعہ۔ سنی۔ وہابی۔ چکڑالوی۔ غرض کوئی مسلمان کہلانے والا ہو اس کی ہم مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مسلمانوں کو اتنی ہمت نہیں پڑتی۔ کہ وہاں جا کر دوکان کریں۔ بھوکے مر رہے ہیں۔ فاقے جھیل رہے ہیں۔ ان کے مکان اور زمینیں بک چکی ہیں۔ بے حد مقروض ہو چکے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہ دوسرے علاقہ میں جا کر کچھ کاروبار کریں۔ کوئی تجارت کریں۔ میں

اس وقت کی تحریک کے مطابق

خیال کرتا ہوں۔ کہ چار پانچ ہزار مسلمان دوکانیں کھول سکتے ہیں۔ اور ایک سو روپیہ تک کی پونجی لگا کر ۲۵-۳۰-۴۰ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ مگر مسلمانوں میں یہی خیال بیٹھا ہوا ہے کہ خدا نے رزق دینا ہوگا۔ تو اپنے گھر میں ہی دے دیگا۔ کسی دوسری جگہ جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اور اسے وہ توکل کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض

سُستی اور کم ہمتی

کی وجہ سے ہے۔ توکل میں سستی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو ایک مایوس مریض کو کسی قابل ڈاکٹر کا پتہ لگ جائے۔ تو اس کے لواحقین اس کے آگے پیچھے دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بتاتا ہے۔ بڑی چستی اور ہوشیاری سے کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی کو ایک اعلےٰ درجہ کا وکیل مل جائے۔ تو وہ جو کچھ کہے۔ اس کی نہایت سرعت اور ہوشیاری سے تعمیل کی جاتی ہے مگر خدا کے سپرد کام کرنے کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے۔ کہ انسان کو خود کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر یہ

توکل نہیں۔ بلکہ عدم توکل ہے

اصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے توکل کے معنی سمجھے نہیں۔ جب یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ تو

تین پہلو

یہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اول یہ کہ اپنے کاموں کو پورے طور پر کسی کے سپرد کر دینا۔ دوم یہ کہ اس کی بتائی ہوئی تدابیر پر کامل طور پر عمل کرنا۔ اسے اپنا سہارا بنا لینا۔ اور جو وہ کہے اسے اختیار کرنا۔ سوم یہ کہ یقین رکھنا۔ کہ ان تدابیر پر عمل کر کے ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ تین حصے توکل کے ہیں اور یہ تین شرطیں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ان تینوں معنوں کے لحاظ سے دیکھ لو۔ ان میں سستی، غفلت یا کام کو چھوڑ دینا کہاں پایا جاتا ہے۔ توکل میں

پہلی بات

یہ ہے کہ پورے طور پر کام سپرد کر دینا۔ اب وہ لوگ جو کہتے ہیں چونکہ ہم نے خدا پر توکل کیا ہے اس لئے خود کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ کھانا کیوں کھاتے ہیں۔ کپڑے کیوں پہنتے ہیں۔ اپنی دوسری ضروریات کیوں خود پورا کرتے ہیں۔ انہوں نے باقی کونسا کام چھوڑ دیا ہے۔ کہ

قومی ترقی

اور قومی بہتری کے متعلق وہ کہتے ہیں۔ کہ انہیں خود کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انہوں نے خدا پر توکل کیا ہوا ہے۔ جن کاموں میں ان کو لذت محسوس ہوتی ہے۔ وہ تو کبھی نہیں چھوڑتے۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ میاں بیوی کے تعلقات۔ آرام و آسائش کے سامان کبھی نہیں چھوڑتے۔ اور ان کے متعلق کبھی توکل نہیں کرتے۔ اگر توکل کے وہی معنی ہیں جو وہ بتاتے ہیں۔ تو کیوں جائدادیں نہیں چھوڑ دیتے۔ مال و دولت کیوں باہر نہیں پھینک دیتے۔ ان سب باتوں میں تو توکل اختیار نہیں کرتے۔ لیکن جہاں محنت کرنی پڑتی ہے وہاں توکل لے بیٹھتے ہیں۔ سچے پر جب منہ مارتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ توکل انہوں نے کبھی سنا ہی نہیں۔ کہ خدا آپ ہی آپ کام کر دیگا۔ جب پانی پیتے ہیں۔ یا کپڑا پہنتے ہیں۔ یا عیش و آسائش کے سامان سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو انہیں یہ توکل بھول جاتا ہے۔ روپیہ جب کسی سے لینے کا سوال آ جائے۔ تو اسکے پیچھے پڑ جائیں گے۔ لیکن جہاں لوگوں کے فوائد کا تعلق ان سے آ پڑے۔ تو کہیں گے۔ جہاں سے اچھی چیز ملے وہاں سے لینی چاہیئے۔ اسی طرح جہاں خریدنے کا سوال آئیگا تو کہینگے کہ ہم نے خدا پر توکل کر کے مال خریدا ہے۔ لیکن جب بیچنے کا وقت آئے گا۔ تو کہیں گے۔ سب لوگ ہم سے ہی خریدیں۔ یہ توکل نہیں۔ بلکہ سستی اور غفلت ہے اور اس طرح اپنی بدنامی کی بجائے

خدا کو بدنام کیا جاتا ہے

۔ جہاں کام خراب ہو۔ وہاں کہہ دیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ کام خدا کے سپرد کر دیا تھا۔ اور جہاں کام اچھا ہو۔ وہ اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ ایسے لوگ اپنے کاموں کو خدا تعالیٰ کے سپرد نہیں کرتے۔ ورنہ اگر خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کام کے متعلق خود کچھ نہ کیا جائے تو وہ اپنے کاموں میں خود کیوں کوشش اور سعی کرتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس

میں ایک دفعہ ایک وفد آیا۔ آپ نے ان میں سے ایک شخص سے دریافت کیا۔ (چونکہ آپ کھلی جگہ بیٹھے ہوئے تھے شاید آپ نے دیکھ لیا ہو۔ اس لئے پوچھا) تم نے اونٹ کا کیا انتظام کیا ہے اس نے کہا۔ خدا پر توکل کر کے یوں ہی چھوڑ آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ جاؤ۔ پہلے اس کا گھٹنا باندھو۔ پھر خدا تعالیٰ پر توکل کرو پہلے اپنی طرف سے پوری تدبیر کرو اور پھر کہو خدا پر توکل کیا ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود توکل کے معنے بتا دیئے کہ پوری تدبیر کے بعد خدا پر بھروسہ کرنے کا نام توکل ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کے سپرد کام کر دیا۔ (اور اس کے یہ معنے نہیں کہ خود کام کرنا چھوڑ دیں۔ تو پھر اس کے کیا معنے ہوئے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سپرد جو کچھ کیا جاتا ہے"

کام کا انجام اور نگرانی

ہے۔ یہ غلط ہے کہ کام ہی خدا کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ جو کچھ سپرد کیا جاتا ہے وہ نگرانی ہوتی ہے۔ اور کوشش کرنا انسان کا کام ہوتا ہے۔ دیکھو جب کسی جرنیل کے سپرد فوج کی جاتی ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ سپاہی اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ اور صرف جرنیل اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرے۔ یا اگر مریض کسی ڈاکٹر کے سپرد کیا جاتا ہے تو ڈاکٹر کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ خود اس کے لئے دوائی تلاش کرتا پھرے۔ اور مریض کے لواحقین بے فکر ہو کر بیٹھ رہیں اسی طرح جب کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جاتا ہے تو مقدمہ والا بے فکر ہو کر گھر نہیں اس لئے نہیں بیٹھ رہتا۔ کہ سب کام وکیل خود ہی کر لے گا۔ غرض دنیا میں تمام کام جب کسی کے سپرد کرتے ہیں۔ تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ نگرانی کرے گا۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ نگرانی خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ اور جب توکل کے یہ معنی ہوئے۔ تو لازماً دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ جس کی نگرانی میں کوئی کام دیا جائے اسکی ہدایات بھی مانی جائیں۔ مثلاً جب ڈاکٹر کے سپرد مریض کیا جائے تو جو کچھ ڈاکٹر کہے وہ مانا جاتا ہے

اسی طرح جب وکیل کے سپرد مقدمہ کیا جائے۔ تو جو کچھ اس کے متعلق وہ کہے۔ وہ ماننا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کے سپرد کام کیا جاتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے کہ جو باتیں خدا تعالیٰ کہے گا وہ مانیں گے۔ اور جو اسباب مہیا کرنے کا حکم دیگا۔ وہ مہیا کریں گے۔ یہ

دوسرا حصہ توکل کا

ہوتا ہے۔ تیسری چیز یہ ہے۔ کہ جس کے سپرد کوئی کام کرتے ہیں۔ اس پر اعتماد رکھتے ہیں۔ (اور بغیر اعتماد کے توکل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ڈاکٹر کے سپرد مریض کریں۔ لیکن ڈاکٹر کا نسخہ اس خیال سے استعمال نہ کریں۔ کہ ممکن ہے اس کا خراب اثر ہو۔ یا کسی وکیل کے سپرد مقدمہ کریں۔ اور وہ کہے فلاں Document لاؤ۔ تو اس وجہ سے نہ لائیں۔ کہ ممکن ہے وکیل اسے ضائع کر دے۔ تو نہ مریض کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ مقدمہ کرنے والے کو۔ پس

تیسری بات

توکل کے لئے یہ ضروری ہے کہ کامیابی کی امید ہو۔ مایوسی نہ ہو۔ یہ تینوں حصے توکل کے اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ان کے لئے کامیابی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سپرد اپنے کام کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ہدایتیں چاہیں۔ شیطان اور طاغوت سے مشورہ طلب نہ کریں۔ پھر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے کام لیں۔ شریعت نے جو گر بتائے ہیں ان پر عمل کریں۔ پھر امید نہ چھوڑیں۔ یہ باتیں پیدا کر لیں۔ تو پھر دیکھیں کس طرح آناً فاناً ان میں تغیر پیدا ہوتا ہے ۔

اس وقت مسلمانوں کی جو مسکینی کی حالت ہے۔ وہ

نہایت ہی قابل رحم حالت

ہے۔ جن لوگوں نے امداد کے لئے میرے پاس درخواستیں بھیجی ہیں۔ ان میں سے اکثر کے مصائب میرے نزدیک ایسے ہیں۔ کہ اگر میرے پاس روپیہ ہوتا۔ تو میں ضرور انہیں دے دیتا مگر اتنا روپیہ آئے کہاں سے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس وقت مسلمان اربوں روپے کے زیر بار ہیں۔ مگر باوجود اسکے کبھی بحیثیت قوم انہوں نے اسکی فکر نہیں کی۔ اگر مسلمان آج سے پچیس سال ہی پہلے فکر کرتے تو اس قدر مقروض نہ ہوتے۔ اور اگر کچھ لوگ مقروض ہو جاتے۔ تو قوم ہی ان کا قرض ادا کر دیتی۔ ہماری جماعت میں اس بات کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ اور سالانہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ بیواؤں۔ یتیموں اور غرباء پر خرچ ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی سینکڑوں ایسے رہ جاتے ہیں۔ جن کی حالت

امداد کا تقاضا

کرتی ہے۔ لیکن ہم مدد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہمارے پاس ہوتا

کچھ نہیں - اگر تمام مسلمانوں میں اسی طرح

قومی زندگی

پیدا ہو جائے جیسے ہماری جماعت میں ہے تو پھر ضرورت مند مسلمانوں کی مدد کرنا کچھ مشکل نہیں - مگر مدد تبھی کیجا سکتی ہے کہ پاس کچھ ہو - جب سامان ہی نہ ہو تو کیا امداد کی جا سکتی ہے دیکھو

حضرت ہاجرہ

کو اسمٰعیل جو خاوند کی بڑھاپے کی عمر کا بچہ تھا - کتنا پیارا ہو گا مگر جب اسے پیاس لگی - تو سوائے تڑپنے اور بھاگنے دوڑنے کے کیا کر سکتی تھیں - اسی طرح جب

قومی سرمایہ

ہی نہ ہو - تو مسلمانوں کی تکلیف کا ازالہ کس طرح کیا جا سکتا ہے ہاں سرمایہ مہیا کردو - اور پھر دیکھو کس طرح آناً فاناً حالت درست کی جا سکتی ہے - افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں کی نہ دنیوی حالت درست ہے نہ دینی - ہمارا کام تو

دینی حالت کی اصلاح

ہے - جس کے لئے کتابوں کی اشاعت کرنے کی ضرورت ہے - ہم بہتر سے بہتر کتابیں شائع کر سکتے ہیں - مگر سرمایہ نہیں - اور جو کتاب چھپوائی جاتی ہے وہ اتنی قلیل نکلتی ہے کہ اس سے خرچ بھی پورا نہیں ہو سکتا - جس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں کتابوں سے فائدہ اٹھانے کا احساس ہی نہیں - یہ احساس بھی پیدا کیا جا سکتا ہے - مگر یہ بھی خرچ چاہتا ہے +

بات یہ ہے جب تک کامل طور پر توکل پر عمل نہ کیا جائے مسلمانوں کی حالت درست نہیں ہو سکتی - اور جب تک حالت درست نہ ہو -

بھائی - بھائی کی مدد نہیں کر سکتا

میرے خیال میں اگر مسلمانوں کی مردم شماری کر کے دیکھا جائے تو سو میں سے ۸۵ مقروض نکلیں گے - اور یہ ایسے لوگ ہونگے جو کمانے والے ہونگے - اور کوئی تعجب نہیں - اس سے بھی زیادہ ہوں - یہ اندازہ میں نے بہت احتیاط سے لگایا ہے ورنہ شاید ہی کوئی مسلمان ہو - جو مقروض نہ ہو - یہ نتیجہ ہے - توکل جیسی بہترین ہدایت پر عمل نہ کرنے کا - اور خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تدابیر سے منہ موڑنے کا اکثر لوگ دینی امور میں بھی شکایت کرتے ہیں کہ

روحانی فوائد

حاصل نہیں ہوتے - مگر وہ بھی صحیح طور پر توکل پر عمل نہیں کرتے -

میں اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ توکل کے صحیح معنے سمجھیں - ان پر عمل کریں - اور یقین رکھیں - کہ جب انہوں نے اپنے کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیئے تو تمام دنیا سے کبھی نہیں ہار سکتے - کبھی نہیں ہار سکتے - کبھی نہیں ہار سکتے - اگر وہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں تو ضرور کامیاب ہونگے - اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کو بیدار کرنیکا کام ان سے کرائے گا - بیشک ہم کمزور ہیں - ہماری مالی حالت کمزور ہے ہم جو کچھ کماتے ہیں - خالص ضروریات زندگی پر خرچ کر کے باقی جو کچھ بچتا ہے دین کے لئے لگا دیتے ہیں - اس طرح ہمارے مال کا آخری پیسہ تک دین کے لئے خرچ ہو رہا ہے - مگر جس خدا پر ہمارا توکل ہے - وہ ہر بات کر سکتا ہے - دیکھو ہمارے دلوں میں یہ خواہش تو مدت سے تھی اور اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں بھی پایا جاتا ہے کہ

مسلمانوں کو بیدار کیا جائے

مگر کون کہہ سکتا تھا - کہ بیدار کرنے کے ایسے سامان اتنی جلدی پیدا ہو جائینگے - جیسے پچھلے چند دنوں میں پیدا ہو گئے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ سوئے ہوئے مسلمان یک لخت جاگ اُٹھے ہیں - یا یہ کہ قبریں پھٹ گئی ہیں - اور ان میں سے لوگ نکل کر بھاگنے لگ گئے ہیں - یہ حالات بتاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جب چاہے - اور جو چاہے کر سکتا ہے پس اصل چیز اس پر

توکل اور بھروسہ

ہے - اس کے احکام کے مطابق کام کرو - تو ضرور کامیاب ہو جاؤ گے - خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام تمہارے ذریعہ ترقی کرے گا - اور جو قومیں اس وقت سست اور غافل ہیں - وہ چالاک اور ہوشیار ہو جائینگی - اور جو سو رہی ہیں وہ بیدار ہو جائیں گی - اور جو مری ہوئی ہیں - وہ زندہ ہو جائینگی +

الفضل کے وی پی

جن دوستوں کا چندہ الفضل ۱۵ر جولائی سے ۱۵ر اگست تک کسی تاریخ میں ختم ہوتا ہے ان کے نام الفضل کے وی پی اگست کے دوسرے ہفتے میں ہونگے وصولی کے لئے تیار رہیں -

یاد رکھنا چاہیئے - کہ وی پی وصول کئے یا پیشگی چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کئے بغیر اخبار جاری نہیں رہ سکتا جو دوست وی پی وصول نہ کریں گے - ان کا اخبار بند ہو جائیگا اگر احباب چاہتے ہیں کہ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم ہدایات اور ارشادات سے ایک دن کے لئے بھی محروم نہ رہیں - تو وی پی ضرور وصول کریں علاوہ ازیں اخبار کی اشاعت بڑھانے میں بھی ہر طرح سعی اور کوشش فرمائیں +

مہتمم طبع و اشاعت

محضر نامہ کی تکمیل کی طرف فوری توجہ درکار ہے

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آجکل جس قدر تشویش حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو محضر نامہ کی تکمیل کے متعلق ہے - اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ حضور روزانہ مجھ سے تعداد دستخط کنندگان دریافت فرماتے ہیں - اور حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ محضر نامہ کی تکمیل میں بہت سستی سے کام لیا جا رہا ہے - اس لئے میں اس مختصر تحریر کے ذریعہ سے احباب کو محضر نامہ کی فوری تکمیل کی طرف توجہ دلاتا ہوں - وقت گذر رہا ہے - اور ابھی ۳ر اگست کی شام تک جو تعداد دفتر میں دستخط کنندگان کی پہنچی ہے - وہ کل ۹۱۹۵۴ ہے اور حیرت یہ ہے کہ یہ کام تین ہفتوں کا ہے - اگر اسی رفتار سے کام ہوا - تو کوئی شبہ نہیں - کہ ہمیں محضر نامہ کی تکمیل کے لئے مہینوں درکار ہونگے - اور اسکے یہ معنی ہونگے کہ جس مقصد کے لئے یہ محضر نامہ تیار کیا جا رہا ہے وہ فوت ہو جائے - پس میں ان تمام دوستوں کی خدمت میں جنکی خدمت میں محضر نامہ کے فارم بھیجے گئے ہیں (احمدی ہیں یا غیر احمدی) بڑے زور سے درخواست کرتا ہوں - کہ وہ اپنی تمامتر توجہ محضر نامہ کی تکمیل کے لئے صرف کر دیں - اور اسوقت تک دم نہ لیں جبتک کہ کم از کم مطلوبہ تعداد پوری نہ ہو جائے - اس سے زیادہ اگر ہو جائے تو اچھی بات ہے +

میں اس اعلان کے ذریعہ اپنے مبلغین کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ جن جن علاقوں میں متعین ہیں نہ صرف لوگوں کی توجہ کو اس طرف پھیریں - بلکہ خود بھی پوری تندہی سے اس اہم کام میں مصروف ہو جائیں - اگر کسی دوست کے پاس محضر نامہ کے فارم نہ پہنچے ہوں - اور وہ دستخط کرانے کا کام کرا سکتے ہوں تو فوراً اطلاع دیں تاکہ فارم بھجوائے جائیں +

میں الفضل کی گذشتہ اشاعت میں محضر نامہ کی تکمیل کے لئے مختصر ہدایات دے چکا ہوں - کچھ ہدایات مطبوعہ فارم محضر نامہ کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں - احباب انکو خاص طور پر ملحوظ رکھیں - دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب ایک دو چار کاغذ چسپاں کر کے دستخط یا انگوٹھے لگوا کر واپس کر دیتے ہیں - حالانکہ وہاں کی مسلم آبادی اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں دستخط یا انگوٹھے لگوا سکتے ہیں - اسی طرح بعض دوستوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ انہوں نے صرف اپنے گاؤں کے لوگوں پر انحصار کیا ہے حالانکہ چاہیئے یہ تھا - کہ وہ دوسرے گاؤں کے لوگوں کو بھی شامل کرتے - اور اس طرح دستخط کنندگان کی تعداد [illegible]

حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں شکریہ کے خطوط معزز مسلمانوں کی طرف سے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں مسلمانوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے اور اسلام کی عظمت کی حفاظت اور صیانت کے لئے جو کوشش فرما رہے ہیں۔ اس کا احساس یوں تو ہر اس انسان کو ہے۔ جو اسلام سے محبت رکھتا اور اسلام کی برتری کا متمنی ہے لیکن کئی ایک معزز اصحاب نے اپنے اس احساس کا اظہار حضور کی خدمت میں بذریعہ خطوط بھی کیا۔ ایسے خطوط میں سے چند ایک درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

جناب کشفی شاہ صاحب نظامی کا مکتوب

بخدمت شریف جناب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس وقت جبکہ اسلام پر ہر طور سے نرغہ ہے۔ اور ہمارے مخالفین نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ اسلام کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے۔ مسلمانوں کو ایسی حالت میں زیر کر لینا آسان امر ہے۔ اور گورنمنٹ کو شاید یہ خیال تھا۔ کہ ہر حالت میں جماعت احمدیہ گورنمنٹ کے فعل پر صاد کرے گی۔ یہ دیکھ کر مجھے کس قدر مسرت حاصل ہوئی ہے کہ آپ نہایت غیرت کے ساتھ اس حملہ کے رد کرنے میں آگے بڑھے ہیں اور میں مسلمانان برما کی طرف سے بغیر مبارکبادی دئے ہوئے نہ رہونگا۔ کہ یقیناً آپ پُر جوش مقابلہ کے لئے آمادہ ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ کے مرید بھی آپ کے صحیح جذبات کا اندازہ کرتے ہوئے آپ کے اس کار خیر میں اسی اخلاص کے ساتھ کاربند ہوں گے۔ اللّٰھم آمین۔ والسلام۔

خاکسار کشفی شاہ۔

جناب محمد حیات صاحب ضلع ملتان کا خط

جناب خلیفہ صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صیغہ ترقی اسلام قادیان کے مرسلہ فارم پر دستخط کر دئے ہیں۔ آپ کا اشتہار اور رسالہ پڑھ لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان پر عمل کرنے کا پورا پورا ارادہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ کی جماعت بہت کام کر رہی ہے۔ مسلمان حیران ہیں۔ اور یہ کہہ اٹھے ہیں۔ کہ اب قادیانی جماعت کچھ کرے گی۔ خدا تمام مسلمانوں کو اسی طرح سے کام کرنے کی توفیق دے۔ میرے متعلق جو اسلامی خدمت ہو حضور تحریر فرماویں حتی الامکان پوری کرنے کی کوشش کرونگا۔

جناب روشن الدین صاحب کا کوہ مری سے خط

بخدمت جناب حضرت امام جماعت احمدیہ دام اقبالکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہزار ہا شکر خداوند عالم جل شانہ کا جس نے اشاعت اسلام کے سلسلے میں فضیلت و شجاعت عنایت فرمائی انگلستان و امریکہ میں مستقل طور پر کام شروع کرا دیا۔ اور انگریزی میں کتابیں اور رسائل شائع کرائے گئے۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ میں بلند آواز سے پکار پکار کر منادی کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت کے افراد اسلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے بیقرار نظر آتے ہیں۔ بندہ بھی آپ کا اشتہار بعنوان "اسلام کی آواز" پڑھ کر رسالہ "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" کے مطالعہ کے لئے بیقرار ہے۔ امید ہے کہ گدا کی صدا سن کر یہ اور کوئی مفید رسالہ عنایت فرمائیں گے

میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ بعض دوستوں نے فارم محضر نامہ اور اس کے ساتھ چسپاں ہونے والے کاغذات کی پشت پر دستخط کرائے ہیں۔ یہ طریق غلط ہے۔ اور محنت بھی رائگاں۔ صرف ایک طرف دستخط ہوں۔ اور ایک فارم محضر نامہ کے ساتھ اتنے کاغذ چسپاں کئے جائیں جن پر نہ صرف پانچسو دستخط ہو سکیں۔ بلکہ کوشش کی جائے۔ کہ پانچسو دستخط ہو جائیں۔ مردوں کے علاوہ عورتوں اور بالغ لڑکوں اور لڑکیوں کے دستخط بھی کرائے جائیں۔ کوئی مضائقہ نہیں نمبر شمار ضرور دیا جائے۔ محضر نامہ تکمیل شدہ حتی الامکان رجسٹری کرا کر بھیجا جائے۔ اور پیکٹ کے اوپر ایک طرف اپنا مکمل پتہ لکھا جائے

ان ضروری امور کی طرف توجہ دلانے کے بعد میں ہر ایک ضلع کے دستخط کنندگان کے اعداد و شمار ضلعوار درج کر دیتا ہوں تا احباب مطلع ہو جائیں۔ کہ کس قدر کام انہوں نے کیا ہے۔ اور کس قدر باقی ہے۔

علاقہ پنجاب

ضلع	تعداد	ضلع	تعداد
(۱) ضلع گورداسپور	۶۳۸۰	(۱۴) میانوالی	۲۲۳۰
(۲) جھنگ	۶۰	(۱۵) رہتک	۵۶۷
(۳) امرتسر	۹۹۹	(۱۶) جالندھر	۲۳۹۶
(۴) شاہپور سرگودھا	۹۷۴	(۱۷) گوجرانوالہ	۱۱۳۰
(۵) لاہور	۷۷۲۱	(۱۸) ملتان	۱۴
(۶) راولپنڈی	۲۲۹	(۱۹) منٹگمری	۶۱۳
(۷) لائل پور	۴۵۴۶	(۲۰) لدھیانہ	۱۰۱
(۸) سیالکوٹ	۲۶۸۲	(۲۱) جہلم	۵۰۱
(۹) گجرات	۲۲۵۳	(۲۲) انبالہ	۴۴۲
(۱۰) علاقہ ریاست کشمیر و جموں	۱۱۴	(۲۳) ریاستہائے مالیر کوٹلہ و نابھہ	۱۳۲
(۱۱) ہوشیارپور	۱۲۲۰	(۲۴) ڈیرہ غازیخان	۱۱۷۱
(۱۲) فیروزپور	۴۸۳۹	(۲۵) دہلی	۲۵۰۰
(۱۳) شیخوپورہ	۲۲۲۳	(۲۶) اٹک	۵۰

میزان پنجاب ۴۸۵۴۹

علاقہ سرحد

ضلع	تعداد	ضلع	تعداد
(۱) ضلع ہزارہ	۵۰۰	(۲) کوہاٹ	۱۴۶

میزان سرحد ۶۴۶

میزان پنجاب ۴۸۵۴۹

۴۹۱۹۵

فتح محمد سیال

(سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام)

جیلخانہ سے مسلم آوٹ لک کے مجاہد ایڈیٹر صاحب کا مکتوب حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت اقدس میں

برادران جماعت احمدیہ کو السلام علیکم

ہمارے برادر محترم سید دلاور شاہ صاحب بخاری ایڈیٹر مسلم آوٹ لک کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کی خاطر مضمون لکھنے کی وجہ سے قید بھگت رہے ہیں جیلخانہ میں سے خط لکھنے کا جو سب سے پہلا موقعہ حاصل ہوا۔ اس میں انہوں نے اپنے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت اقدس میں خط لکھا جسے ہم تحریر کرتے ہیں۔

"سپیشل کلاس والے ہر ماہ ایک چٹھی لکھنے اور ایک ملاقات کے حقدار ہوتے ہیں۔ اور جولائی ۱۹۲۶ء کو ایک ماہ ہو چکا ہے اسلئے ایک ملاقات کر کے پریس کے معاملات کے متعلق مناسب ہدایات دیدی گئیں اور کاروبار کے متعلق دریافت حالات کر لیا تھا۔ اور پہلی چٹھی حضور والا کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں چونکہ فی الحال کوئی دوسری چٹھی نہیں لکھ سکتا اسلئے مجبوراً حضور کی وساطت سے تمام برادران جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرنے کے بعد درخواست دعا کرتا ہوں"

باجلاس جناب محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ۔ ترنتارن

مقدمہ دیوانی ۳۱۳ بابت ۱۹۲۷ء

ہریرام نابالغ ولد گنہیامل بسربراہی رام کشن برادر خود ۔ قوم کھتری ساکن ہری کے تحصیل قصور ۔

جگناتھ ۔ رکھی رام ۔ رام لعل ۔ پسران تلسی رام ممبران ہندو خاندان مشترکہ بذریعہ جگن ناتھ کھتری خاندان مذکور ساکن حال ترنتارن مدعی

بنام

چوہڑ ولد بوٹا قوم مہرہ ساکن نوشہرہ پنواں تحصیل ترنتارن ۔

دعویٰ:۔ بسبیل خلی کرایہ دار

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی چوہڑ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے ۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام چوہڑ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر چوہڑ مذکور بتاریخ ۳۰-۸ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا ۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج بتاریخ ۲۰-۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم   مہر عدالت

وصیتیں

۲۵۲۶ :۔ میں مسماۃ احمد جان زوجہ بابو محمد امین اکونٹنٹ قریشی ساکن جموں شہر تحصیل و ضلع جموں آج بتاریخ ۲۰ ر فروری ۱۹۲۶ء کو بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی ۔ (۲) جو رقومات اپنی زندگی میں بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں ایسی رقومات کو حصہ جائداد سے منہا کیا جائے ۔ (۳) میری موجودہ جائداد مہر صما ۔ زیورات مالیتی صما ہے ۔ احمد جان موصیہ ۔

گواہ شد:۔ محمد امین کلارک احمدی خاوند موصیہ ایجنٹ وین ۔ ڈبلیو ۔ آر لاہور

گواہ شد:۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۲۰-۲-۲۶

۲۵۶۵ :۔ میں غلام غوث ولد رکن الدین ساکن پھگلانہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہو ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ (۲) اگر میں اپنی کوئی جائداد یا جائداد کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں ۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی ۔ میری موجودہ جائداد اراضی ۴ گھماؤں ۲ کنال

۳ مرکان خام قیمتی خام مالیتی صما ۔ بھینس قیمتی للعہ ۔ ۳۱-۷-۲۶

راقم الحروف:۔ عبدالعزیز فاضل ۔ العبد:۔ غلام غوث ولد رکن الدین بقلم خود ۔ گواہ شد:۔ نیر دز خان بقلم خود ۔ گواہ شد:۔ جلال الدین ولد خواجہ خان ۔ راجپوت ساکن پھگلانہ بقلم خود ۔

۲۶۴۴ :۔ میں مسماۃ گوہرے بیوہ حاکم الدین صاحب قوم راجپوت ساکن دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۷-۲۶ کو اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت عـہ موجود ہیں ۔ اور میں بیوہ ہوں ۔ میرے پاس مہر ہے ۔ اور نہ کوئی زیور ہے ۔ یہ عـہ آج ہی بعد وصیت داخل خزانہ کرتی ہوں ۔ نیز میرے خرچ کے لئے عـہ ماہوار میرا بھائی ڈاکٹر عطر الدین صاحب مجھے بھیجتا ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ تاحیات اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی ۔ اور بوقت وفات میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ ۲۲-۷-۲۶

نشان انگوٹھا مسماۃ گوہرے موصیہ ۔ گواہ شد:۔ مہر دین نانبائی دارالفضل

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد متعلم مدرسہ احمدیہ جماعت ہفتم قادیان

۲۶۲۹ :۔ میں نعمت اللہ خان ولد نواب خان قوم راجپوت ساکن بھاڑو وال ۔ حال قادیان ضلع گورداسپور کا ہوں ۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد ساٹھ بیگہ اراضی بارانی و چاہی واقعہ موضع بھاڑو وال اور بھینی بانگر ضلع گورداسپور میں اور ایک مکان خام قیمتی ساڑھے تین سو ہے ۔ علاوہ اس کے میری ماہواری دوکان کی آمد عـہ ہے ۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ ماہوار ادا کرتا رہونگا ۔ نیز بوقت وفات میری جائداد متروکہ جسقدر ثابت ہو ۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اور اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں ۔ حصہ جائداد کے طور پر تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی ۔ کاتب الحروف مرزا محمد شفیع بقلم خود ۔

العبد:۔ نعمت اللہ خان موصی بقلم خود ۔ گواہ شد:۔ مرزا محمد شفیع بقلم خود

گواہ شد:۔ حاجی عبداللہ نومسلم

۲۶۰۸ :۔ میں محمد عالم ولد میاں احمد الدین صاحب قوم قریشی ساکن نندپور ضلع سیالکوٹ حال پشاور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد غیر منقولہ صرف ایک کنال اراضی سکنی واقع دارالفضل قادیان ہے ۔ جسکی موجودہ قیمت ۳۰۰ روپے ہے ۔ میری وفات کے بعد اس کے ایک تہائی حصہ کی اور اس کے علاوہ ... جائداد کے ایک تہائی کی بھی جو میری ملکیت ثابت ہو ... قادیان مالک ہوگی ۔ اگر کوئی روپیہ میں اپنی ...

وصیت کردہ کے متعلق ادا کر دوں تو وہ مجرا دیا جاوے گا۔ علاوہ ازیں چونکہ میرا گذارہ تنخواہ پر ہے۔ جو اسوقت ۸۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی اس ماہانہ آمدنی کا آٹھواں حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس وصیت پر میں ماہ اپریل ۱۹۲۶ء کی تنخواہ سے عمل درآمد شروع کر دوں گا۔ ۲۴/۴ ہم عاجز محمد عالم احمدی اکونٹنٹ ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ حال پشاور۔ گواہ شد غلام محمد اختر احمدی بقلم خود۔ گواہ شد۔ اقبال احمد پسر موصی بقلم خود۔ گواہ شد غلام رسول احمدی ریڈر :

۲۶۲۰: میں شیخ محمد عظیم الدین ولد منشی شیخ علیم الدین سرکار مرحوم ساکن بیر بانک شاہ ضلع مومن سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال ۱/۴ ۶ کانی زمین ہے جسکی قیمت قریباً تین ہزار روپیہ ہے۔ اور مکان اسباب وغیرہ کی قیمت ۴ ہزار روپیہ ہے۔ میری ماہوار آمد ۷۵ روپیہ ہے۔ میں اس آمد کا اور آمدنی جائداد کا دسواں حصہ تازیست دیتا رہوں گا۔ میری موت کے وقت جسقدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ محمد عظیم الدین ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء گواہ شد محمد فضل الرحمن گواہ شد: سید مجتبیٰ علی عرف سید معین علی :

۲۵۸۳: میں محمد عیسیٰ ولد ماہی قوم آرائیں ساکن زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان سکونتی واقعہ زیرہ قیمتی ساٹھ روپیہ اور دو گھماؤں اراضی واقعہ رقبہ قطب پورہ تحصیل زیرہ مالیتی سار ہے لیکن میرا گذارہ علاوہ اس جائداد کے ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو کہ اوسط چالیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہونگا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا۔ فقط یکم اپریل ۱۹۲۶ء العبد موصی محمد عیسیٰ قوم ارائیں ساکن زیرہ : گواہ شد نصیف محمد ولد علی محمد قوم ارائیں ساکن زیرہ : گواہ شد علی شیر ولد ماہی۔ ارائیں برادر حقیقی موصی بقلم خود :

۲۵۲۶: میں بچھو خان ولد چوہدری بلند خان قوم راجپوت ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

موضع سٹروعہ میں میری زمین جیسا کہ کاغذات مال میں مندرج ہے موجود ہے۔ اور ساتھ ہی ایک حویلی پختہ سکنی بھی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار تنخواہ پر بھی ہے۔ جو کہ یکصد ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اور قادیان شریف میں بھی کچھ زمین سکنی و زراعتی موجود ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ بمقام قادیان۔ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۵ء : العبد موصی: چوہدری بچھو خان فارسٹ رینجر جنگلات رینج جسم دہ ضلع کٹھوعہ ریاست جموں و کشمیر بقلم خود: گواہ شد: رشید احمد خان پسر بچھو خان۔ گواہ شد حاجی غلام احمد کریام بقلم خود: گواہ شد: غلام احمد خان ایڈوکیٹ پاکپٹن حال وارد قادیان :

۲۶۲۱: میں خورشید بیگم بنت شیخ عبد الغفور صاحب۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۴ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت مہر ۵۰۰ پانچصد روپیہ اور زیور ۳۰۰ کا روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقوم میں اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقوم حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ فقط والسلام المرقوم ۵/۲۴ ۸ العبد موصیہ: خورشید بیگم احمدی بقلم خود۔ گواہ شد: خواجہ محمد شریف احمدی پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ بی وند موصیہ۔ گواہ شد: محمد شفیع احمدی اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ... :

۲۵۷۴: میں امۃ الرحیم خانم بنت عبد الرحمن قادیانی قوم موہیا ساکن قادیان ضلع گورداسپور زوجہ مرزا برکت علی صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیور قیمتی مبلغ دو ہزار روپیہ بتفصیل ذیل بذریعہ والدین الہ ... اور بذریعہ شوہرم الہ ... کا ہے۔ اور مبلغ الہ ... حق مہر مقرر ہے۔ میں اپنی زندگی میں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ تین صد روپیہ ادا کرتی ہوں۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۳۰ مارچ ۱۹۲۶ء۔ کاتب الحروف عبد الرحمن قادیانی بقلم خود والد موصیہ۔ العبد امۃ الرحیم خانم بقلم خود: گواہ شد: مرزا برکت علی امیر جماعت احمدیہ عبادان حال وارد قادیان : عبد القادر قادیانی برادر موصیہ :

۲۵۷۷: میں وارث ولد نبی بخش حجام ساکن قادیان کا ہلواں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ ایک مکان سکنی واقعہ قادیان و نیز ...

قصبہ مالیتی اسی روپیہ کا ہے۔ مگر میری ماہوار آمدنی بھی ۱۲ ماہوار کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار بمد وصیت ادا کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۶/۴/۱۰ گواہ شد: احمد الدین درزی بقلم خود: گواہ شد: بقلم غلام محمد پنشنر سب انسپکٹر :

۲۴۶۳: میں سید غلام جیلانی شاہ ولد سید قاسم شاہ ساکن چک ۱۱۶ جنوبی ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد نصف مربع زمین نہر جہلم چک ۱۱۶ جنوبی علاقہ سرگودہا میں ہے۔ مکان سکونتی جسکے نصف حصہ کا میں مالک ہوں قیمتی ۱۱ جو واقعہ معین الدین پور ضلع گجرات میں ہے۔ ۲۶/۴/۲۷ العبد: سید غلام جیلانی شاہ بقلم خود: گواہ شد: بقلم خود سید علی اکبر شاہ چک ۱۱۶ جنوبی: گواہ شد: حکیم محمد فیروز الدین بھلسل :

۲۵۹۵: میں سردار خان ولد چوہدری سکندر خان صاحب قوم بھٹی راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن بھا کا تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۲۶/۴/۱۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد قریباً ۲۵۰ گھماؤں اراضی از قسم چاہی و بارانی و نہری واقع موضع بھاگا رساد ہو کے تحصیل حافظ آباد میں ہے۔ میں اسکا دسواں حصہ بہت جلد اپنی زندگی میں ہی انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کر دونگا۔ اور سرکاری کاغذات میں داخل خارج کرا دونگا۔ نیز ایک کنال سکنی زمین دار الفضل قادیان میں ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ اس کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ عنقریب داخل کر دونگا۔ اور چھ سو روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کا بھی دسواں حصہ ادا کر دوں گا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سردار خان بقلم خود۔ حال وارد قادیان : گواہ شد: غلام محمد ساکن بوہلا حال وارد قادیان : گواہ شد: عبد الحمید ریلوے آڈیٹر لاہور : حال وارد قادیان :

ہندوستان کی خبریں

— سیالکوٹ یکم اگست ۔ راجپال کی یاوہ گوئی اور ہندوؤں کی تائید کی وجہ سے مسلمانوں نے ہندوؤں کا مقاطعہ کر دیا ہے۔ مسلمانوں کے عام جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ اور کلیتہً ہندوؤں کا مقاطعہ کیا جا رہا ہے۔ کمسن مسلمان بچے شہر میں گشت لگا رہے ہیں۔ اور گلیوں کوچوں میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے مقاطعہ پر ابھار رہے ہیں۔

— لاہور ۳ راگست ۔ آج بوقت دوپہر مولوی محمد حسین اسیر مارشل لاء خلف حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی سنٹرل جیل لاہور سے رہا ہوئے۔

— میرپور خاص ۲ راگست ضلع تھرپارکر (سندھ) میں ۲۶ انچ بارش ہوئی ۔ میرپور خاص اور اکثر دیہات میں سیلاب آگیا ہے۔ سینکڑوں عمارات منہدم ہو چکی ہیں۔ ہزاروں اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے۔ فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ میرپور خاص کی گلیاں اچھی خاصی نہریں بن گئی ہیں۔

— ناگپور ۳ راگست ۔ آج شام کو ملتوی شدہ ستیہ گرہ پھر شروع کر دی گئی۔ پچاس کے قریب رضاکار برچھی اور چھوٹی تلواریں اور بھالے لے کر جلوس بنائے شہر کے بازاروں میں سے گذرے۔

— فیروزپور میں ۹ لغایت ۱۲ راگست ۱۹۲۷ء بالمیک کانفرنس ہوگی۔ جس میں ضلع بھر کے بالمیکی بھائی جمع ہو کر اپنی ترقی کے وسائل پر غور کرینگے۔

— لاہور ۳ راگست ۔ آج مسٹر اوگلوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر جے گوپال عرف بڈھے شاہ دیوان سکھانند مجسٹریٹ کو ڈنڈا مارنے کے الزام میں زیر دفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند پیش ہوا۔ وکیل صفائی نے کہا۔ کہ ملزم نہایت ہی معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس کے حال پر رحم کیا جائے۔ عدالت نے ملزم کو ۲ سال قید بامشقت اور تین ماہ قید تنہائی کی سزا دی۔ اور حکم دیا۔ کہ اس میعاد کے اختتام پر وہ زیر دفعہ ۱۰۶ فوجداری ۳ سال کے لئے تین ہزار روپیہ نیک چلنی کی ضمانت داخل کرے۔

— ہیرانند ریاست جموں کے تحصیلدار نے ایک شخص کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا اس جرم میں دی۔ کہ اس نے گذشتہ ایکادشی کے دن بکرا ذبح کیا تھا۔

— احمد آباد ۳ راگست ۔ کیرا اور احمد آباد کے اضلاع میں سیلاب نے نقصان عظیم پہنچایا ہے۔ بھڑوچ کا کچھ حصہ بھی تباہ ہو گیا ہے۔ راناپور کا ایک برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ کاٹھیاوار کے بے شمار گاؤں اور قصبے طوفان باراں سے تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ دھولکا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گرد و نواح میں تباہی و ابتری کا دور دورہ ہے۔ دیہات کی حالت دردناک ہے۔ سیلاب زدہ رقبے میں ہر ایک چیز تباہ ہو چکی ہے۔ لوگ مال و متاع چھوڑ جان ہتھیلی پر لے کر بھاگ نکلے ہیں۔

— لاہور ۳ راگست ۔ حکومت پنجاب نے رسالہ ورتمان کی اشاعت مئی کو ضبط کر لیا تھا۔ اب معلوم ہوا۔ کہ رسالہ مذکور کے مدیر و ناشر نے عدالت پنجاب میں اس حکم کے خلاف مرافعہ دائر کیا ہے۔

— لاہور ۳ راگست ۔ تحفظ ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جو خلاف ورزی قانون جاری کی گئی تھی۔ اس کے دوران میں آٹھ رضاکاروں کی پہلی جماعت کو ایک ایک ماہ قید کی سزا دی گئی تھی۔ یہ رضاکار آج صبح ۵ بجے بورسٹل جیل سے رہا کر دئے گئے۔

— احمد آباد ۲ راگست ۔ اب دیہات سے نقصان کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ بعض دیہات میں پچاس سے ستر فیصدی مکانات گر گئے ہیں۔ فصلوں کا نام و نشان تک نہیں رہا۔ سڑکوں پر پانی پھر رہا ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہے۔ کیرا میں سخت مصیبت نازل ہوئی ہے۔ تقریباً ستر انچ بارش ہوئی ہے۔

— دہلی یکم اگست ۔ دہلی میں ہندوؤں کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ان ہندوؤں اور سکھوں سے ہمدردی کی قرارداد پاس کی گئی۔ جنہیں مسلمانوں نے خیبر ہزارہ۔ لنڈی کوتل اور شاہ گائی سے خارج کر دیا۔ حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ صوبہ سرحدی میں ہندوؤں کی حفاظت کے لئے مزید فوج روانہ کی جائے۔

— شملہ ۳۰ رجولائی ۔ سردار حضورا سنگھ فارن منسٹر پٹیالہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ ایڈیٹر ریاست کو استحصال بالجبر اور خیانت مجرمانہ کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ تین سو روپیہ کی جس رسید کی نسبت ملزم نے یہ کہا۔ کہ وہ پولیس نے بنائی ہے۔ وہ جعلی ہے۔ اور اس کے متعلق ملزم کے خلاف علیحدہ قانونی کارروائی کی جائیگی۔

— شملہ ۳۱ رجولائی ۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور سٹیٹ کونسل کے کئی مسلمان ممبروں نے مقدمہ رنگیلا رسول کے متعلق قراردادوں کے پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اسی بارے میں سوالات بھی ہوں گے۔ اسٹیٹ کونسل میں سید محمد بادشاہ صاحب کی یہ قرارداد ہے۔ کہ مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر اور پرنٹر کو رہا کر دیا جائے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ محرک کو اس قرارداد کے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ اسمبلی میں مسٹر عبداللطیف فاروقی یہ قرارداد پیش کرنیوالے ہیں۔ کہ مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ سے فوراً استعفاء طلب کیا جائے۔ مسٹر عبدالحی مذکورہ بالا مقدمہ کے متعلق ایک درجن سوالات کرینگے۔ جن میں ایک سوال یہ ہوگا۔ کہ آیا گورنمنٹ نے اپنے قانونی مشیروں سے یہ دریافت کیا۔ کہ مذہبی پیشواؤں پر دیدہ و دانستہ حملہ کرنا قانون کی رو سے جرم ہے یا نہیں۔ کیا گورنمنٹ پولیس کی تحقیقات سے [illegible] کے مقدمہ میں اصل مجرم کون ہے۔ جس پر زیر دفعہ ۱۵۳ الف و ۲۹۵ الف تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جائے۔

ممالک غیر کی خبریں

— لنڈن ۳۰ رجولائی ۔ بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ آج جبل دروزہ میں امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ اور باقی دروزی مجاہدین بھی وہاں واپس آگئے ہیں۔ اب صرف سلطان پاشا الاطرش اور ان کے ۳۰۰ جانباز مجاہدین رہ گئے ہیں۔ جنہوں نے ہنوز اطاعت نہیں کی۔ اور فی الحال نجد میں ہیں۔

— رگبی ۲ راگست ۔ سر لیمنگ ورتھنگھم ایونز وزیر جنگ تین دن علاقہ رائن کی انگریزی افواج کے معائنہ میں صرف کریں گے۔ اور اکتوبر میں انگریزی افواج کے معائنہ کے لئے ہندوستان آئینگے۔ یہاں وہ تین ماہ دورہ کرینگے۔

— چوبیس سال سے ہوائی پرواز میں جدوجہد ہو رہی ہے لیکن اس وقت ایسی نمایاں کامیابی آلات پرواز میں نہیں ہوئی جو ناگر موتھ کے ایجاد سے ہوئی۔ اس مشین کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ اپنی طاقت کے مقابلہ میں دنیا میں تیز ترین مشین ہے۔ اس کا انجن ۳۲ گھوڑے کی طاقت رکھتا ہے۔ وزن ۵۷۵ پونڈ اور رفتار فی گھنٹہ ۱۰۰ میل سے زیادہ ہے۔

— خان بہادر سر شیخ عبدالقادر نے جو سر فضل حسین کی جگہ حکومت پنجاب کے مشیر مال مقرر ہوئے ہیں۔ ۲ راگست کو اپنے عہدے کا چارج لاہور میں لے لیا۔ اور اسی شب کو شملہ روانہ ہو گئے۔

— سرینگر ۴ راگست ۔ ہز ہائینس مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے ریاست کشمیر کی شادی کل شام کے وقت چشمہ شاہی میں بغیر کسی تزک و احتشام کے انجام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر ریذیڈنٹ کشمیر اور ریاست کے چند درباری موجود تھے۔

— ڈلہوزی ۴ راگست ۔ آنریبل چودہری شہاب الدین صدر کونسل پنجاب رائے زادہ ہنس راج اور میاں احمد یار خان کی معیت میں شام کی سیر سے واپس آرہے تھے۔ کہ آپ کا پاؤں پھسل گیا۔ اور آپ عموداً ۴ فٹ نیچے گر گئے۔ اور وہاں سے کھڈ میں جا کر پچاس فٹ تک لڑھکتے چلے گئے۔ آپ نے ایک پتھر کو پکڑ لیا۔ آپ کی چوٹیں زیادہ شدید نہیں۔ اور کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی۔

— خانبہادر سرفراز حسین خان اور دیگر ارکان یہ تجویز پیش کرنیوالے ہیں۔ کہ قانون اسلحہ کے ماتحت مجالس وضع آئین و قوانین کے ارکان کو اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔

— کلکتہ ۴ راگست ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ سے [illegible] مدراس کو گئی ہے۔ اس [illegible] تک گاڑیوں کی آمد و رفت نہیں ہو سکے گی۔ [illegible] سے پانچ لاکھ کا نقصان پہنچا ہے۔

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔)